بنیاد پرست عبدالواحد بیگ المرحوم
ملتان

مسلک کی آڑ میں بدکاری

روزنامہ جنگ لاہور ۲۱ اکتوبر صفحہ اول پر تین کالمی عنوان "مسلک کی آڑ میں بدکاری کے اڈے" خبر شائع ہوئی ہے نیز عزت مآب چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے ایس ایس پی سے رپورٹ بھی طلب کرلی ہے۔ ہائیکورٹ نے از خود خبر کا نوٹس لیا ہے۔ وغیرہ۔۔۔۔۔۔ مسلمانوں کی اخلاقی گراوٹ کی یہ مذموم روش خدا جانے کس عذاب کا پیش خیمہ ہوگی۔ ہمسایہ ملک کے درآمدی مکتبۂ فکر کی معروف تفسیر منہاج الصادقین ص ۳۵۶ پر رسول اللہ ﷺ سے منسوب حدیث جو درحقیقت انتہائی گستاخی اور بہتان ہے۔ سواد اعظم اہل سنت کی آگاہی کے لئے ذیل میں پیش کر کے اتمام حجت کا دینی فریضہ ادا کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

هٰذا بُهتَان عَظِيم

"و ذکر فتح الله الکاشانی فی تفسیره عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال و من تمتع مرة کان درجته کدرجته الحسین علیه السلام و من تمتع مرتین فدرجته کدرجته الحسن علیه السلام و من تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجته علی بن ابی طالب علیه السلام و من تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی"

علامہ فتح اللہ کاشانی تفسیر منہاج الصادقین میں ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک بار متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسینؓ کے برابر ہے اور جس نے دو بار متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسنؓ کے برابر ہے اور جس نے تین بار متعہ کرلیا اس کا درجہ حضرت علیؓ کے برابر ہوگا اور جس نے چار بار متعہ کرلیا اس کا درجہ میرے برابر ہوگا۔ (لاحول ولا قوۃ۔ نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ! یہ حدیث سراسر جھوٹ اور نبی پاک ﷺ پر بہتان ہے)

تبصرہ:

اگر یہ سچ ہے تو وضاحت کی جائے کہ اب تک کتنے مجتہدین۔ علماء اور ذاکرین مذکورہ بلند و بالا مراتب اور درجات کے حصول کے لئے حریص اور کوشاں رہے ہیں اور کس قدر "مومنہ" خواتین اس "کار خیر" کے لئے ایثار اور تعاون کے لئے میدان عمل میں اتر چکی ہیں یا اتر سکتی ہیں؟ اگر عبادت متعہ کے "مبینہ اجر و ثواب" کے بارے میں درآمدی مسلک کی روایات صحیح اور قابل اعتماد ہیں تو ان کے عبادت خانوں میں کس قدر گنجائش رکھی گئی ہے جہاں نکاح متعہ کے احیاء و اجراء کے لئے حسب عقیدہ و روایات کثیرہ ارکان عقد متعہ، شرح مہر متعہ، بغیر گواہان و بغیر اعلان، عدم میراث و عدم طلاق محض اجرت طے شدہ کے مطابق اہتمام متعہ و لوازمات کا کیا بندوبست ہے؟۔ نیز متعہ کی ایک مخصوص و معلوم صورت "متعہ دوریہ" کا اجراء ضرورت وقت کے تحت چند احباب امداد باہمی

کے انداز میں کچھ رقم چندہ کر کے کسی "مومنہ" خاتون کو تب راضی کرلیں اور باری باری سب "ثواب" لوٹ سکیں ؟۔۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ کار بد عبادت بن جاتا ہے تو زنا کسے کہتے ہیں اور مرتکب افراد کی سزا کیونکر مرتب ہوسکے گی ؟۔۔۔۔۔۔۔۔ یاد رہے کہ ان کی معروف کتابوں میں یہ انسداد فواحش روایت بھی موجود ہے کہ

(عن علی علیہ السلام قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ و نکاح المتعۃ) التہذیب ج۲ ص۱۸۶، الاستبصار ج۳ ص۱۴۲

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت اور نکاح متعہ کو حرام قرار دے دیا تھا

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ نفاذ اسلام کی راہ میں مذکورہ مسلک سب سے بڑی رکاوٹ ہے جہاں انفرادی اور اجتماعی بدکاری کا دھندہ عبادت شمار ہوتا ہے۔۔۔۔۔ سواد اعظم اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ عبادات و ریاضت اور مجاہدات سے بڑے سے بڑا ولی کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ درآمدی فقہ کا حیرت انگیز کمال ہے کہ چار بار عبادتِ متعہ ادا کرلینے پر مقام نبوت اور چند مرتبہ متعہ کرلینے والوں کو مقام ولایت الاٹ ہوسکتا ہے۔ نعوذ باللہ

لیکن "ممتوعہ مومنہ" خواتین کے اجر و ثواب کا کہیں ذکر نہیں کہ ان بیچاریوں کا مقام اور مرتبہ کیا ہوگا؟

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

اللھم انی اعوذ بک من شر نفسی و شر الشیطن و شرکہ

آپ کے عطیات

محاسبہ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرار اسلام کو دیجئے۔

بذریعہ منی آرڈر : سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک : اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان۔

بقیہ از صفحہ ۴۷

وقت بھاگنا چاہتی تھی مگر ہائیکورٹ سے بھاگ نہ سکی۔ انجام کار حضرت شاہ صاحب اس سنگین فوجداری مقدمہ میں ہائی کورٹ سے باعزت بری کر دیئے گئے......

ہر دور میں حکومتوں کی اپنی اپنی مصلحتیں نامور قومی رہنماؤں کے خلاف 124-A کا استعمال کرتی رہی ہیں مگر حق گوئی اور بیباکی کے ترجمان یہ قومی رہنماء اس سنگین تقریری دفعہ کی دھجیاں بکھیر کر سرخرو ہوتے رہے۔ مولانا حسرت موہانی نے بھی اس سلسلے میں اپنے مقدمے کا جس طرح ایمان پرور دفاع کیا، وہ ہماری ملکی اور سیاسی تاریخ کا یادگار واقعہ ہے اور ان ہی مقدمات اور ان کے نتائج کے توسط سے آزادی برصغیر کی منزل نزدیک سے نزدیک ہوتی چلی گئی۔

چارہ گر نے مجھ کو باندھا تھا سمجھ کر ناتواں
میں ذرا تڑپا تو ٹکڑے ہی نہ تھے زنجیر کے

افسوس! ہم کو اپنی ماضی کی تاریخ سے کوئی ربط نہیں رہا اور حق گوئی کی روایت اب آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہے۔